متروکہ سندھ

متروکہ سندھ کا قیام 14 اگست 1947ء آزادی کے بعد پاکستان و ہندوستان کے معاہدوں کے تحت قرار پایا۔ کہ ہندوستان سے پاکستان اور پاکستان سے ہندوستان جانے والے مسلمانوں، ہندوؤں اور سکھوں کی زمین، جائیداد، کوٹھی، محل، حویلی، بنگلہ، مکان، کوارٹر، باغ، کھیت، زرعی زمین، کاروبار، فیکٹری، کارخانہ، گودام، دکان یہاں تک کے بینک اکاؤنٹس میں موجود رقوم کے ٹرانسفر پر پابندی لگا کر ان کی خرید وفروخت و منتقلی پر پابندی لگا دی گئی۔ اور دونوں حکومتیں اس تمام املاک ورقوم کی کسٹوڈین بن گئیں۔

ہندوستان اور پاکستان میں جتنی املاک ہولڈ کی گئی اس املاک کو "متروکہ جائیداد" یا "Evacuee Property" کہا گیا۔ دونوں طرف ہجرت کرنے والوں کو صرف سفر خرچ کے لئے 150 روپیہ فی بالغ فرد اور 75 روپیہ فی نابالغ بچہ لے جانے کی اجازت تھی۔

روئے زمین پر بیک وقت تاریخ کی سب سے بڑی ہجرت رونما ہوئی جس میں لگ بھگ 2 کروڑ لوگوں نے ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کی جو "تبادلہ آبادی" ہے۔ یہ انسانی تاریخ کی سب سے بڑی ہجرت وتبادلہ آبادی ہے۔

18-20 دسمبر 1947ء کو معاہدہ ہوا کہ دونوں ملکوں میں متروکہ صرف مہاجر کا ہوگا۔ 14 دسمبر 1948ء کو اس معاہدے کی توثیق ہوگئی اور توثیق ثانی 8 اپریل 1950 کو لیاقت نہرو معاہدہ میں ہوگئی۔ جس میں ہندوستان اور پاکستان میں متروکہ املاک کے حوالے سے قانون سازی پر مفصل بات چیت کی گئی اور معاہدہ طے ہوکر دستخط ہوگیا اس معاہدے میں طے ہوا کہ:۔

"ہندوستان سے پاکستان آنے والوں اور پاکستان سے ہندوستان جانے والوں کو ایک دوسرے کی املاک دے دی جائیں گی اور یہ املاک صرف انہی کو ملیں گی اور دوسرے مقصد کے لئے استعمال نہ کی جاسکیں گی نہ کسی اور کو دی جائیں گی"۔

حکومت پاکستان وزارت خارجہ کے سرکاری مجلے Pakistan Treaty Series ((Vol-1)1947-53) میں سیریل نمبر 22 اور 44 ان دونوں عالمی معاہدوں میں دی گئی تاریخوں میں ہوئے معاہدوں میں طے پایا بھی کہ بھارت، پاکستان دونوں ممالک میں متروکہ صرف مہاجر ہوگا بھی تحریر ہے اور ہر لائبریری میں موجود ہیں۔ اور ہندوستان کی وزارت خارجہ کی شائع شدہ جلد میں بھی موجود ہیں۔

دونوں ممالک کی قومی اسمبلیوں نے قانون سازی کے بعد عمل درآمد شروع کیا۔ مگر ہندوستان میں تو یہ مرحلہ پورا ہوا مگر پاکستان بالخصوص صوبہ سندھ میں اس عمل پر عمل درآمد آج تک نہیں ہوسکا۔ سندھ کی 70 فیصد سے زیادہ زمین "متروکہ سرزمین" ہے۔

سندھ کی 70 فیصد زمین متروکہ ہے جس کا واضح ترین ثبوت ڈاکٹر حمیدہ کھوڑو کی ریسرچ بک "سندھ کی بمبئی سے علیحدگی" جلد دوم کے صفحہ نمبر 347 پر لندن گول میز کانفرنس کے ریکارڈ سے ثابت شدہ ہے۔

پنجاب پاکستان کا وہ واحد صوبہ تھا جس میں مہاجروں کو متروکہ املاک لگ بھگ 90 فیصد سے زیادہ دے دی گئیں۔ مگر سندھ میں اس پر عمل درآمد نہ ہوسکا۔ سندھ میں تو 1947ء-1948ء میں ہی لاکھوں ایکٹرز مین پر سندھ کے وڈیروں نے بندوق کے زور پر غیر قانونی اور غیر آئینی قبضہ کرلیا اور مہاجروں کو ان کی املاک سے بے دخل کرنا شروع کردیا۔

ذوالفقار علی بھٹو نے پہلے سولین مارشل ایڈمنسٹریٹر کا منصب سنبھالتے ہی دسمبر 1971ء میں Evacuee Act کو وفاقی سطح سے صوبائی سطح پر لے جاکر متروکہ سندھ کی کروڑوں ایکٹرز مین پر ناجائز قبضہ کرنا شروع کردیا جواب مکمل ہوچکا ہے اور جب 1973ء میں اس وقت کے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے یہ حکم جاری کیا کہ ملک بھر کی عدالتوں سے متروکہ املاک کے لاکھوں کیسز ایک جگہ جمع کرلئے جائیں تاکہ ایک ہی فیصلے سے تمام کیسز کا معاملہ طے کردیا

جائے تو ذوالفقار علی بھٹو نے رات کو اسمبلی کا اجلاس بلا کر تمام متروکہ قوانین کو بہ یک جنبش قلم ختم کر دیا اور ایک لائن کی آئینی ترمیم میں یہ بھی لکھا کہ عدالتوں کو مداخلت کا اختیار نہیں ہوگا۔

اس طرح سندھ میں جہاں کی 70 فیصد سے زیادہ زمین متروکہ ہے مکمل وڈیروں کا قبضہ ہوگیا اور لاکھوں مقدمات عدالتوں میں پڑے سڑتے رہ گئے اور مہاجر متروکہ سندھ پر ناجائز قبضے کے بعد اپنے حق سے محروم کر دیئے گئے اور بے زمین قرار پائے اسی وجہ سے پیپلز پارٹی جنوبی سندھ صوبہ کی مخالفت کرتی ہے کہ مہاجر بے زمین ہیں۔

جولائی 1972 میں ذوالفقار علی بھٹو کے Talented Cousin ممتاز بھٹو نے سندھ میں لسانی فسادات کروا کر اندرون سندھ کے مہاجروں کو شہری علاقوں خصوصاً کراچی، حیدرآباد، سکھر، میر پور خاص اور نواب شاہ میں دھکیل دیا اور ان کی رہی سہی زمین، جائیداد پر قبضہ کر لیا۔ کچھ جائیداد بندوق کے زور پر 5 فیصد رقم دے کر دھونس اور دھمکی سے ہتھیالی گئی۔ یوں متروکہ سندھ جو صرف اور صرف مہاجر سرزمین تھی اور اسے بین الاقوامی، آئینی، قانونی تحفظ حاصل تھا مکمل طور پر سندھی وڈیرے کے قبضے میں چلی گئی اور اس پر آخری مہر تب لگی جب 2001 میں متروکہ املاک کے تمام دفاتر کو سیل کرنے کا حکم نامہ جاری ہوا۔

اس طرح وہ سندھ جس کے 26 شہروں میں سے 24 شہر بشمول کراچی، حیدرآباد، سکھر، نواب شاہ، میر پور خاص متروکہ سندھ تھے سندھی وڈیروں کے قبضے میں آگئے اور مہاجروں کی حیثیت بن بلائے مہمان کی سی ہو کر رہ گئی۔

ستم یہ ہے کہ ہماری صرف سندھ میں کروڑوں ایکٹر زمین اور 24 شہروں پر وڈیرے کا قبضہ ہوگیا اور ہم آج تک اس پر دعویٰ کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ بلکہ ڈرتے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ ناجائز قبضہ قبضہ ہوتا ہے اور مالک مالک رہتا ہے۔ مہاجر بے زمینی کا طعنہ سہنے کو تیار ہے مگر دعویٰ کرنے کو تیار نہیں ہے۔ بات یہاں ختم نہیں ہوتی۔ 24 جولائی 2015ء کو سپریم کورٹ نے متروکہ سرزمین کے حوالے سے تاریخی فیصلہ دیا جو 25 جولائی 2015 کے ڈان اخبار سمیت تمام اخباروں میں شائع ہوا جس میں واضح طور پر سپریم کورٹ نے فیصلہ میں لکھا کہ

"متروکہ سرزمین صرف اور صرف ہندوستان سے آنے والوں کا حق ہے اور متروکہ سرزمین کی حیثیت دائمی ہے اور اسے صرف ہندوستان سے آنے والے مہاجروں کو دیا جائے گا"۔ ایک مرتبہ متروکہ قرار دی جانے والی جائیداد کو غیر متروکہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور آئندہ کوئی عدالت متروکہ سرزمین پر مقدمہ سننے کی مجاز نہیں ہے۔ اور اس فیصلے کا اطلاق ملک بھر کی متروکہ جائدادوں پر ہوگا۔ اور یہ زمین کبھی محکمہ مال کی ملکیت (Revenue Land) نہیں ہو سکتی"۔

اس تاریخی فیصلے کے بعد یہ مہاجروں پر منحصر ہے کہ وہ کس طرح سے اپنے بین الاقوامی، آئینی، قانونی، جمہوری، عوامی اور اخلاقی حق کو استعمال کرتے ہوئے اپنی ناجائز قبضہ کی گئی غصب شدہ زمین کو حاصل کرتے ہیں۔ تاکہ مہاجروں کی آئندہ آنے والی نسلیں بے زمینی کے طعنے اور گالی سے محفوظ رہ سکیں۔ اور فرزندِ زمین ہوتے ہوئے ان کا پاکستان سے تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہو۔ پیپلز پارٹی نے مہاجروں کی زمین، باغات، شہر، کاروبار، صنعتیں، تجارت، ملازمین، مردم شماری حتیٰ کہ پارلیمنٹ کی سیٹیں تک چوری کر رکھی ہیں اور زندگی کا ہر دروازہ مہاجر عوام پر بند کر دیا ہے۔

متروکہ سرزمین کے حصول کے لئے شعور، آگاہی، سیاسی، عوامی، جمہوری، پارلیمانی اور عدالتی جدوجہد کی بیک وقت ضرورت ہے۔ جس کے لئے پورے پاکستان اور بالخصوص سندھ میں بسنے والے مہاجروں کو یک جہت اور یک زبان ہو کر عملی اقدامات کرنے ہونگے۔ ایسی صورت میں پاکستان اور مہاجر دونوں مضبوط سے مضبوط تر ہونگے اور پاکستان کی تعمیر و ترقی میں مہاجر اپنا کردار اور بہتر طریقے سے ادا کرنے کے قابل ہو سکے گا۔

پاکستان زندہ باد

ایم کیو ایم پاکستان پائندہ باد